وجملتها مجموعۃ لمحمد	لکل نبی فی الانام فضیلۃ

قال اللہ تعالیٰ قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین

فرمایا خدا تعالیٰ نے تحقیق آیا تمہارے پاس ایک نور (محمد صلعم) اور کتاب روشن (قرآن)

الحمد للہ والمنہ کہ درین آوان سعادت اقتران قرطاس شریفہ مکتوب لطیفہ مظہر اسرار معدن انوار اعنی

تنویر القلوب والابصار بذکر افضل الرسل والابرار

الملقب بہ

ہدیہ خیریہ در بیان انوار احمدیہ

از تالیفات خادم الاسلام فقیر محبوب احمد المعروف بہ عاجز خیر شاہ حنفی نقشبندی مجددی نوری امرتسری غفر اللہ لہ

ولوالدیہ بحق حبیبہ علیہ الصلوۃ والسلام

حلیم قادری

خدا کی شان ہے کہ آجکل کے جہال نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین وتحقیر پر ایسی کمر باندھی ہے کہ پناہ بخدا۔ کوئی کہتا ہے کہ محمد صلعم ایک بندہ یتیم ہندوں کے گھر پیدا ہوا۔ کوئی کہتا ہے کہ محمد صلعم جیسے لاکھوں بن سکتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ محمد صلعم خاتم النبیین نہیں ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ محمد صلعم کی تعظیم بڑے بھائی کیطرح کرنی چاہئے۔ کوئی کہتا ہے کہ محمد صلعم ہماری طرح ایک بشر ہے کوئی کہتا ہے کہ محمد کی مثل اور بھی ہیں۔ یہ بیانات کتب نیچریہ مرزائیہ نجدیہ وغیرہ میں ناظرین کو مل سکتے ہیں۔ میں نے مناسب جانا کہ کوئی رسالہ ایسا تیار ہو جائے کہ جس سے حضرت صلعم کی عزت وعظمت کا پتہ لگ جاوے۔ اہلسنت وجماعت پر واجب ہے کہ گمراہ فرقوں سے بچتے رہیں۔

مطبع خادم پنجاب پریس امرتسر باہتمام منشی بخش کے چھپا

نوٹ صفحہ ۱۶ ضرور ملاحظہ فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نور السموات والارض والصلوۃ والسلام علی النور الذی انزل معہ نوراً یمشی بہ فی الناس وآلہ الذین اقتبسوا من نورہ واصحابہ الذین ہم بخوم الاہتداء والاقتداء اما بعد ارباب بصیرت پر مخفی نہ رہے کہ اس احقر کو عرصہ بعید سے تحقیق مسئلہ نور محمدی کی خواہش تہی سو بعونہ تعالیٰ کتب معتبرہ مثل آثار مرفوعہ مولینا مولوی عبدالحی صاحب لکہنوی وسیرۃ حلبیہ مولانا علی بن برہان الدین حلبی وسیرۃ النبویہ مولانا مفتی سید احمد دحلان وزرقانی ومواہب وغیرہ سے بخوبی طور پر یہہ مسئلہ صحت وتحقیق کو پہنچا چونکہ اس مسئلہ کی تحقیق وتصدیق ہر اک اہل ایمان کیواسطے ازبس مفید تہی لہذا برائے تصحیح عقاید اہل اسلام یہہ چند سطور بطور استفتا تحریر کر کے اوسکا جواب کتب مذکورہ سے دیا جاویگا اور آخر مین علماء کرام کی تقریظات معہ جواب تحریر ہونگے۔

استفتا

کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین جو مشہور ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود پاک نور آلہی سے پیدا کیا گیا ہے آیا یہ بات صحیح ہے یا یون ہی بے سند بات مشہور ہے۔ اور یہہ کہنا کہ نور محمدی نور آلہی سے اور دیگر کل مخلوق نور محمدی سے پیدا ہے اور اس نور کے کیا معنے ہین اور ہر اک چیز سے کیا مراد ہے اور اس مسئلہ کا ثبوت ادلہ صحیحہ وکتب معتبرہ اہلسنت سے مفصل ومشرح عنایت فرماوین۔

الجواب

یہ مضمون اگرچہ بہت طول طویل ہے مگر تاہم بقدر ضرورت اس جگہ تحریر کیا جاتا ہے اے
اہل ایمان آپ پر پوشیدہ و مستتر نہ رہے کہ جناب رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سید الناس و سید
ولد آدم و اکرم و اشرف و حبیب حق ہونا تو اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے پس جب آپ محبوب
خدا ہوئے تو ہژدہ ہزار عالم کا آپ کی خاطر یا آپ کے فیضان سے پیدا ہونا کچھ بعید نہیں ۔ یہی
مضمون ہے احادیث مفصلہ میں انا من نور اللہ والموء منون من نوری ۔ وخلق اللہ کل
شئ من نوری ۔ اوّل ما خلق اللہ نوری ۔ اول ما خلق اللہ رُوحی ۔ یہاں پر یہہ
بات بھی قابل تدبر ہے کہ نور ایک ایسی لطیف الطف چیز ہے کہ اسکے فہم وادراک سے عقل سرگردان
اور اسکی معرفت سے عقل و فکر حیران ہے خدا ہی بقولہٖ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نور مطلق
ہے اور اُسکا پیارا نبی بھی نور ہے قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ یعنے تحقیق
آیا تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور (محمدؐ) اور کتاب روشن ۔ پس جب حضرت سید الرسل رسول
اکرم نور خدا ہوئے تو اس نور کی مثال اللہ تعالی یون بیان فرماتا ہے مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا
مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ الآیہ
اس آیہ کا ترجمہ رسالہ نور احمدی (مصنفہ مولوی نور الحسن خلف نواب صدیق حسن بھوپالی) سے لکھا جاتا
ہے وہ یہہ ہے ۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ روشنی ہے آسمانون کی اور زمینون کی
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نور اللہ سے پیدا ہوئے ہین اور خلق آپکے نور سے پیدا ہوی ہے تو اس
نور کے بیان سے اس آیہ مَثَلُ نُوْرِهٖ الآیہ کے معنی یون کھلے یعنی اللہ فرماتا ہے مثال اس
نور یعنی آنحضرت کی مانند طاق ہے کہ مراد آپ کا سینہ مبارک کہ طاق محراب عبودیت طالبان خدا
ہے اوسمین ایک چراغ یعنے آپ کا قلب مبارک ۔ وہ چراغ دھرا ایک شیشہ مین مراد وہ مضغہ ہے
جسمین لطیفہ قلب ہے ۔ وہ شیشہ جیسے ایک تارا ہے چمکتا ۔ روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ درخت مبارک
زیتون سے ہی یعنی اپنے اصل سے ہے ۔ نہ طرف مشرق کے نہ طرف مغرب کے ہی یعنی لامکانی ہی نزدیک
ہے تیل اوسکا کہ روشن ہو جاوے اور اگرچہ نہ لگے اوسکو آگ ۔ یعنی وہ محتاج آلات نہین بلکہ وہ خود محتاج

الیہ ہے کہ قیام عالم کا اُسی سے ہے ۔ روشنی ہے روشنی پر راہ دکھاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی روشنی کی
طرف جسکو چاہے ۔ سبحان اللہ پردہ مثال مین آنحضرت صلعم کا مذکور عجیب کنایہ ہے الکنایۃ ابلغ
من التصریح اور معشوق کا نام لینا بکنایہ عجب لطف رکھتا ہی کہ بیان سے باہر ہے بالجملہ اُس نور نبوت
کیطرف اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندون کو ہدایت کی ہے کہ اوس سے مستفیض اور منور ہوئے
اور خیر القرون سے الی الآن وہ نور سینۂ پیران طریقت مین آیا ہے یہی وجہ ہے کہ اطراف عالم
مین انکا نام روشن ہے فقط فقیر ملتمس ہے کہ یہ معنی کوئی نئے نہین بلکہ قدمائے مفسرین سے
بھی یہی معنی مروی ہین چنانچہ سنداً ایک تفسیر کا حوالہ عرض ہے

تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۶۳۷ و ۶۳۸ ۔ قال سعید بن جبیر والضحاک ہو محمد صلی اللہ علیہ
وسلم قال ابن عباس لکعب الاحبار اخبرنی عن قولہ تعالیٰ مثل نورہ الآیہ فقال کعب
ہذا مثل ضربہ اللہ لنبیہ محمد فالمشکوۃ صدرہ والزجاجۃ قلبہ والمصباح فیہ
النبوۃ توقد من شجرۃ مبارکۃ ہی الشجرۃ النبوۃ یکاد زیتہا نور محمد وامرہ یتبین للناس
ولو لم یتکلم انہ کما یکاد ذلک والزیت یضیٔ ولو لم تمسسہ نار ۔ روی ابن سالم
عن عمر فی ہذہ الآیۃ قال المشکوۃ جوف محمد والزجاجۃ قلبہ والمصباح نور الذی جعلہ
اللہ فیہ الخ ۔ غرضکہ اس آیۂ شریفہ سے ثابت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نور خدا ہین اور جملہ مخلوق
آپکے نور سے فیضیاب ہے اور جب یہہ ثابت ہوا کہ آپ کی ذات ستودہ صفات اصل الاصول ہے
تو نتیجہ یہہ نکلا کہ اگر آپ کی ذات پاک نہ ہوتی تو کوئی چیز کتم عدم سے ظاہر نہ ہوتی چنانچہ اس پر
احادیث مفصلہ ذیل شاہد ہین ۔ حدیث قدسی ۔ ولولا محمد لما ظہرت ربوبیتی رواہ
الحاکم یعنی اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میری ربوبیت کا اظہار نہ ہوتا کذا فی ہدیۃ الحرمین
تفسیر حسینی مین بذیل آیت فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی لکھا ہے پاک پروردگار نے فرمایا ہی
یا محمد انا وانت وماسوای ذلک خلقۃ لاجلک یعنی اے محمد جو کچھ میرے تیرے سوائے
وہ سب تیری خاطر ہے ۔ سیرۃ حلبیہ صفحہ ۳۲ ۔ عن جابر بن عبد اللہ قال قلت یا رسول اللہ

بابی وامی اخبرنی عن اول شیءٍ خلقہ اللہ قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ قد
خلق قبل الاشیاءِ نور نبیک من نورہ یعنی حضرت جابر نے عرض کی کہ آپ فرما دیجیے کہ خدا
نے اول سب سے کیا چیز پیدا کی آپ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ نے سب سے اول تیرے نبی کا نور پیدا کیا ہے آپ نے
نور سے۔ روای ابن منیع عن علی ان اللہ قال لنبیہ من اجلک اسطح البطحا واموج
الموج وارفع السماء واجعل الثواب والعقاب قال العلامۃ الزرقانی وھذا لیس
لغیرہ من نبی ولا ملک انتہی سیرۃ النبوۃ۔ ویروی من طرقٍ شتیٰ ان اللہ لما
خلق ادم الھمہٗ اللہ ان قال یا رب لم کنیتنی ابا محمد قال اللہ یا آدم ارفع راسک
فرفع راسہ فرای نور محمد فی سرادق العرش فقال یا رب ماھذا النور قال
ھذا النور نور نبی من ذریتک واسمہ فی السماء احمد وفی الارض محمد ولولاہ ما خلقتک
ولا خلقت سماء ولا ارضًا الخ وعن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لما اقترف آدم الخطیۃ یا رب اسئلک بحق محمد الا غفرت لی فقال یا آدم کیف
عرفت محمدًا ولما اخلقہ قال لانک یا رب خلقتنی بیدک ونفخت فی من روحک
رفعت راسی فرایت مکتوبا علی قوائم العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
فعلمت انک لم تضف الی اسمک الا احب الخلق الیک فقال اللہ صدقت یا آدم
انہ لاحب الخلق الی واذا سالتنی بحقہ فقد غفرت لک ولولا محمد ما خلقتک
یا آدم رواہ البیہقی فی دلائلہ من حدیث عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم ورواہ الحاکم
وصححہ وذکرہ الطبرانی وزاد فیہ ھو اخر الانبیاء من ذریتک کما فی المواھب
اخرج الطبرانی فی معجم والحاکم وابونعیم والبیہقی کلاھما فی الدلائل وابن عساکر عن
عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اذنب ادم الذنب الذی
اذنبہ رفع راسہ الی السماء فقال اسئلک بحق محمد ان غفرت لی فاوحی اللہ الیہ ومن
محمد فقال تبارک اسمک لما خلقتنی رفعت راسی الی عرشک فاذا فیہ مکتوب

لا اله الا الله محمد رسول الله صلی الله علیہ وسلم فعلمت انہ لیس احد اعظم
عندك قدرا ممن جعلت اسمه مع اسمك فاوحی الله الیه یا آدم انه آخر النبیین
من ذریتك الحدیث کذا فی الدر المنثور اخرج ابن المنذر عن محمد بن علی بن
حسن بن علی بن ابی طالب قال لما اصاب آدم الخطیئة عظیم کربه واشتد ندمه
فجاءه جبریل فقال یا آدم هل ادلك علی باب توبتك الخ (در منثور)
فی روایة قیل لآدم قل اللهم انی اسئلك بحق محمد وآل محمد الخ (در منثور) اخرج
ابن النجاری عن ابن عباس قال سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن کلمات التی تلقاها
آدم من ربه فتاب علیه قال سال بحق محمد وعلی وفاطمة والحسن الخ (در منثور) یعنے
جب حضرت آدم علیہ السلام سے نسیان ہوا تو حضرت جبرائیل نے کہا کہ بتاؤن استہ تمکو توبہ کا آدم
نے کہا ہاں تو کہا کہ یون کہو یا اللہ بوسیلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکی آل کے
مجہے بخشدے خدا نے کہا کہ تو نے اے آدم کس طرح حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا ہے حالانکہ
اوسکو تا حال پیدا نہین کیا۔ حضرت آدم نے عرض کی کہ اے رب تو نے جب مجہے پیدا کیا اور مجہہ مین
روح اپنی ڈالی تو مینے اپنا سر اوٹہا کر دیکہا کہ عرش کے گرداگرد کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکہا ہے
پس مینے جان لیا کہ تو نے نہین ملایا ساتہہ اپنے نام کے کسی کو مگر وہ جو زیادہ محبوب اور بہت صاحب
عظمت ہی تیرے نزدیک۔ خدا نے فرمایا سچ کہا تو نے اے آدم تحقیق وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے
نزدیک محبوب تر ہے بجملہ خلائق سے جس وقت تو نے اسکے وسیلہ سے سوال کیا مجہہ سی پس تحقیق مینے
تجہہ کو بخش دیا۔ اگر وہ نہ ہوتے تو تو بہی نہ ہوتا۔ دوسری روایت مین ہی کہ خدا نے جب حضرت آدم
کو پیدا کیا اسکو الہام کیا حضرت آدم نے کہا یا اللہ تو نے مجہے ابو محمد کیون لکہا ہے خدا نے کہا کہ سر اٹہا
پس آدم علیہ السلام نے سر اوٹہایا پس دیکہا نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بیچ سرادق عرش کے عرض
کی اے خدا یہہ نور کس کا ہے خدا نے کہا کہ یہ نور تیری ذریت سے ایک نبی کا ہے جس کا نام آسمان مین
احمد زمین مین محمد ہے اگر یہ نہ ہوتا تو نہ تو ہوتا نہ آسمان نہ زمین وغیرہ عن سلمان بن عساکر

قال هبط جبرئيل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان ربك يقول ان كنت اتخذت ابراهيم خليلا فقد اتخذتك حبيبا ما خلقت خلقا اكرم علىّ منك ولقد خلقت الدنيا واهلها لاعرفهم كرامتك ولولاك ما خلقت الدنيا كما في المواهب یعنی حضرت جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ پاک پروردگار فرماتا ہے کہ اگرچہ مینے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا ہے تو تحقیق تجھ کو اپنا محبوب مکرم بنایا ہے دنیا اور اہل دنیا کو تیری بزرگی کی معرفت کیواسطے پیدا کیا ہے اگر تو نہ ہوتا تو دنیا نہ ہوتی۔ شیخ ابن حجر ہیتمی لکھتے ہین وصحّح عن ابن عباس انه قال اوحى الله عزّ وجل الى عيسى يا عيسى آمن بمحمد وامر من ادركه من امتك ان يؤمنوا به فلولا محمد ما خلقت آدم ولولا محمد ما خلقت الجنة والنار ولقد خلقت العرش على الماء فاضطرب فكتبت عليه لا اله الا الله محمد رسول الله فسكن فكيف لا يتشفع ويتوسل بمن له هذا الجاه الوسيع والقدر المنيع عند سيده ومولاه المنعم عليه۔ جواهر المنظم۔ یعنی روایت ہے حضرت ابن عباس سے کہ فرمایا اونہوں نے کہ وحی کی خدا نے طرف عیسی علیہ السلام کے کہ ای عیسی ایمان لاؤ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اپنی امت کو بھی حکم کرو کہ وہ بھی ایمان لاوین پس اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا نہ ہوتے تو آدم وجنت ودوزخ وغیرہ نہ ہوتے۔ مولانا عبد الحی صاحب مرحوم آثار مرفوعہ صفحہ ۲۷۳ مین لکھتے ہین۔ عن جابر بن عبد الله قال قلت يا رسول الله اخبرني عن اول شيء خلقه الله قبل الاشياء قال نور نبيك من نوره فجعل ذلك النور يدور بالقدرة حيث شاء الله ولم يكن في ذلك الوقت لوح ولا قلم ولا جنة ولا نار ولا ملك ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جني ولا انسي رواه عبد الرزاق في مصنفه۔ كذا في المواهب۔ ايضاً ص۲۷۴ قلت نظير اول ما خلق الله نوري في عدم ثبوته لفظا ووروده معنا ما اشتهر على لسان القصاص من العوام والخواص من حديث لولاك لما خلقت الافلاك قال علي القاري في تذكرة الموضوعات حديث لولاك لما خلقت الافلاك قال العسقلاني موضوع كذا في الخلاصة لكن معناه صحيح فقد روى الديلمي

عن ابن عباس مرفوعًا اتانی جبرئیل فقال قال الله یا محمد لولاک ما خلقت الجنة ولولاک ما خلقت النار وذکرہ القسطلانی فی المواهب والزرقانی فی شرحه ان الحاکم اخرج فی مستدرکه عن عمر مرفوعًا ان آدم رای اسم محمد مکتوبًا علی العرش وان الله قال لآدم لولا محمد ما خلقتك وعن میسرة الضبی قلت متی یا رسول الله کنت نبیًا قال وآدم بین الروح والجسد وفی روایة وآدم بین الماء والطین وعند البیهقی واحمد من حدیث العرباض بن ساریة مرفوعًا ای قال صلی الله علیه وسلم انی عند الله لخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینته وعند الترمذی عن ابی هریرة انهم قالوا یا رسول الله متی وجبت لك النبوة قال وآدم بین الروح والجسد مقصد ان احادیث کا یہ ہے کہ اگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات نہ ہوتی تو عالم موجودات سے کچھہ بھی ظہور پذیر نہ ہوتا نہ لوح و قلم نہ جنت و دوزخ نہ جن و ملک نہ چاند سورج نہ زمین آسمان وغیرہ۔ اور آپ کے وجود سے سب چیز کا وجود موجود ہے یہی معنی ہیں حضرت کا نور الٰہی سے پیدا ہونیکے اور کل موجودات کا آپ کے نور سے پیدا ہونیکے۔ یہاں یہ مراد نہیں کہ ذات حق کو تراش خراش کے نور محمدی پیدا کیا گیا ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ حضرت کا وجود مبارک سب سے اول و اعلیٰ ہے اور کل موجودات سے افضل و اکمل ہیں اور ہر ایک چیز کا وجود جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک سے مستفیض و مستفید ہے

اشعار قصیدہ بردہ

منزہ عن شریك فی محاسنه … فجوهر الحسن فیه غیر منقسم

فهو الذی تم معناه وصورته … ثم اصطفاه حبیبا باری النسم

فان من جودك الدنیا وضرتها … وان من علومك علم اللوح والقلم

ان آخری شعر کی شرح ملا علی قاری یوں تحریر فرماتے ہیں والمعنی لیس ینبغی ہما هلك بوجود من امثك فان من جودك واحیتك الی الخلق جمیعا خیر الدنیا بالهدایة وخیر العقبی بالشفاعة کون الکونین من جوده انه واسطة فی فیضان الجود علی ما هیات

وسبلاان الجود على الموجود وفيه تلميح الى الحديث لولاك لما خلقت الافلاك

زبدة فى شرح بردہ

وشق اسمه من اسمه ليجله فذو العرش محمود وهذا محمد

غرضکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود باعث ہے تکوین جملہ عوالم کا یہی معنی ہیں اسکے جو سائل نے سوال کیا ہے اس مضمون کو بالفعل یہیں پر ختم کیا جاتا ہے گو یہ مسئلہ نور محمدی کی تحقیق میں تہا لیکن اسی ضمن میں ایک اور مسئلہ مذکور ہو گیا ہے وہ یہ ہے کہ حدیث بیہقی والی میں حضرت آدم علیہ السلام کا خدا سے بحق محمد کہہ کر طلب مغفرت کرنا لکھا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بحق فلان کہہ کر خدا سے طلب حاجت کرنا جائز ہے حالانکہ کتب فقہ وغیرہ میں بحق فلان کہنا مکروہ لکھا ہے تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ حق دو قسم پر ہوتا ہے ایک حق وجوبی و حقیقی دوسرا حق اختیاری و احسانی۔ پہلا حق یعنی وجوبی حقیقی خدا پر بالکل نہیں ہے کیونکہ وہ کسی کا محکوم و مجبور نہیں اگر کوئی شخص اس معنی سے بحق فلان کہتا ہے تو مکروہ ہے۔ یہی مراد ہے ان فقہا کی جو مانع ہیں اور اس منع کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ زمانہ سابق میں معتزلہ کا بہت زور تہا اور معتزلہ افعال عباد کو مخلوق عباد جانتے ہیں اور جزائے افعال حق حقیقی بندوں کا کہتے ہیں حالانکہ اہلسنت کے نزدیک افعال و اعمال مخلوق خلاق اکبر ہیں اور جزا انکی کا حق خدا پر واجب نہیں جانتے پس اسوقت بہی بغرض دفع توہم و تشبہ فقہا نے لفظ بحق فلان کہنا مکروہ لکھا ہے اور دوسرا وہ حق جو احسانی و اختیاری طور پر خدا نے وعدہ فرمایا ہے ان معنوں کے لحاظ سے بحق فلان کہنا جائز ہے فلا باس به۔ یہی معنی ہیں ان آیات و احادیث کے جنہیں بطور عہد حق علی اللہ کے ثابت ہوتا ہے وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ - وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ یعنے اور ہم پر حق ہے کہ ہم ایمانداروں کی مدد کریں اور اونکو نجات دیویں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ اَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ الحدیث یعنے جس نے خدا و رسول کیساتہ ایمان لایا اور نماز و روزہ پر ثابت رہا تو خدا پر حق ہے یہ کہ اوسکو داخل جنت کرے۔ حدیث يَا رَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ

سلہ کتاب شفاء السقام مین مفصل ذکر ہے ۱۲

وفی روایة بجاہِ محمدٍ لی اے خدا بحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بخش دے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ حضرت علی کی والدہ مکرمہ فوت ہو گئی تو آپ نے یوں دعا فرمائی اللھم اغفر لھا بحقی وبحق جمیع الانبیاء من قبلی کما فی جذب القلوب مصنفہ شیخ عبد الحق محدث دھلوی یعنی اے خدا بخش اوس کو بحق میری اور بحق جملہ انبیاء کے غرض کہ وسیلہ مشروعیہ کے طور پر لفظ بحق فلان کہنا جائز ہے از روے آیات و احادیث کے والسلام علی عبادہ الذین اصطفی والصلوٰة والسلام علی حبیبہ المجتبی الی یوم الجزاء

تقریظ مولینا مولوی عبد الصمد صاحب حنفی امرتسری

الحمد للہ العلیم الذی ھدانا طریق السداد والرشاد والصلوٰة علی نبیہ الکریم الذی لم یخلق مثلہ فی البلاد والاعباد اما بعد فقد وجب علی کل احدٍ ان یعتقد ویعلم بان رسول اللہ صلعم نور اضاء ما حولہ من الافاق کما ورد فی الکتاب المتین قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین وقال عز وجل مثل نورہ کمشکوٰة الایة وفی الحدیث اول ما خلق اللہ نوری فمن سماہ باسم لا یلیق بشانہ العظیم علیہ التحیة والتسلیم فقد کفر بالیقین فصار من الضالین وایضا یوقن بانہ واسطة بینہ وبین الخلق فی الخلق والایجاد کما اشار الیہ لولاہ لما خلقتک یا آدم الحدیث الاستمداد باسم النبی صلعم مشروع بل مندوب کیف لا وھو وسیلتنا فی الکونین وشفیع المذنبین فی الثقلین وقد سمعنا ان توسل بحقہ قبل ظہورہ آدم علیہ السلام حیث قال یا رب اسئلک بحق محمد صلعم ان تغفر لی فقال اللہ تعالیٰ قد غفرت لک اذ سئلتنی بحقہ اخرجہ حاکم وصححہ وورد ان اعمی سئل ان یجعلہ اللہ بصیرا فقال صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فیّ رواہ ترمذی وابن ماجہ والنسائی والحاکم وزاد الحاکم فدعی بھذا الدعاء فقام وابصر حرز وقال القاری وفی روایة لتقضی لی حرز وقال السبکی یحسن التوسل بالنبی الی ربہ ولم ینکرہ احد من السلف الی الخلف الا ابن تیمیة فابتدع ما لم یقلہ قبلہ عالم رد المحتار فقد ثبت بما ذکر صحة جواز المسئلتین ومنا بقنا لما ذھب الیہ اھل السنة والجماعة واما کراھة التوسل بحق الانبیاء علیہم السلام وغیرھم کما فی در المختار فمعنی آخر لم یرد ھٰھنا کما لا یخفی علی المحصل من اولی الاذکیاء واللہ اعلم * عبد الصمد عفی عنہ

تحریر پرتنویر جامع علوم عقلیہ نقلیہ مولانا مولوی محمد محی الدین حنفی مدرس مدرسہ عربیہ نعمانیہ امرتسر۔

بدیہیات شرعیہ عرفیہ مین ہے کہ اسم اور علم فخر العالم صلعم کا محمد اور لقب حبیب اللہ ہی اور ظاہر ہے
کہ منشاء تسمیہ کا نفس مسمی بلحاظ الصفتہ ہے آگے وجود صفتہ کا خواہ حالی ہو یا استقبالی اور خواہ اتصاف
نفس مسمی کا ساتھ صفتہ کے فقط ممکن ہے ابداً ہو یا گاہی موجود فی الخارج بھی ہو۔ مگر تسمیہ عباد کا فیما بینہم
غالباً بلحاظ صفات استقبالیہ ممکنۃ العروض ابداً علی سبیل التفاول ہی ہوتا ہی چنانچہ نور الدین چراغ الدین
جیون۔ حیات۔ عمر۔ مثلاً اور گاہے بلحاظ صفات موجودہ فی الحال بھی ہوتا ہے مثل عبد اللہ۔ اللہ دتہ
خدا بخش مثلاً اور مبنی علمیہ کا چونکہ تعین صرف اور خصوصیتہ شخصیہ ہے اور وہ فرع وجود خارجی کے ہین اور
ظاہر ہے کہ صفات استقبالیہ تفاؤلیہ غالباً دائماً معدوم فی الخارج ہین پس وہ مبنی علمیت کا حقیقۃ نہین
ہو سکتی مگر ادعاءً موجود فی الخارج اونکو لحاظ کیا جاوے تو ہو سکتا ہے ناچار یہ علمیت ادعائی مجازی ہوگی
اور وہ پہلی حقیقی و اصلی ہوگی۔ یہان سے ہی حدیث شریف مین وارد ہے احب الاسماء الی اللہ عبد اللہ
وعبد الرحمن گو وجوہات احبیت کی مثل اظہار عبودیتہ من جہتہ العباد اور اظہار معبودیت وخالقیت من
جہتہ اللہ و استناد الی اللہ بحسب شرافتہ وعظمتہ عبد بذاتہ وبنیاتہ بذات اللہ تعالی وصفاتہ لا التلبس
بغیر اللہ مثل النجت والحیات والعمر وغیرہا بھی بہت ہین مگر محلمیہ حدیث سے وجہ مسطور بھی بعید نہین۔
اور بدیہہ شرعی و عقلی ہے کہ تسمیہ آپ کا من جہتہ اللہ اول از مخلوق ہے چنانچہ مفاد اس حدیث کا اول
قلم پر جو القا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تھا اور قوائم عرش پر بھی یہی مکتوب تھا کیون نہ ہو کہ
مفاد حدیث کنت نبیاً سے بھی تو اسم مسمی کا اول ہی ہونا واضح ہے۔ خاصہ حدیث وسمانی اللہ
محمداً نص صریح ہے کہ تسمیہ من جہتہ اللہ ہے اور مجاز علی سبیل التفاول ذات حقہ سے محال ہے ورنہ
ما اقتضاہ اللہ حاصل بالفعل نہ ہونگے اور یہ باوجودیکہ خلاف نص کن فیکون ہے مستلزم احتیاج الی الغیر
اور یہ محال ہے پس ناچار تسمیہ من جانب اللہ قسم اول سے اصلی اور حقیقی ہوگا اور اسکی ضروریات سے ہے
کہ مسمی اسم محمد اپنے مرتبہ ذات مین خوبی صرف اور پسندیدگی محض ہوگی تا کہ وہ منشاء انتزاع اور محکی عنہا
محمدیتہ کا ہو اور ظاہر ہے کہ خوبی صرف اور حسن صرف سوائے نور کے اور کوئی چیز نہین اور مدرک اور منتزع

وصف محمدیّۃ کا ذات منشاء سے صرف واجب الوجود ہی ہے اور احاطہ علمی واجب کا بالکنہ اور بالوجہ اور بوجہہ اور بکنہہ ایک آن مین بجمیع جہات سے تام ہے پس ضرور ہوا کہ تحقق منشأ کا علم واجب مین ایسی طرز پر ہو کہ جمیع جہات اور جمیع انحاء علوم سے حُسن صرف اور خوبی ہی ظاہر ہو ورنہ اظہار محمدیّۃ محضہ کا ذات حقہ سے محال ہوگا بلکہ ترجیح بلا مرجح بھی لازم آویگی اور ظاہر ہے کہ جس قدر حوصلہ اور علم تمیز دیکھنے والہ کا ہوگا اسی قدر ہی خوبی اور حسن مرئی کا پسندیدہ زاید ہوتا ہے اور ذات حقہ جمیع جہات سے کمال حسن محض ہے اور علم اور تمیز صرف ہے تو ناچار جس چیز کو آپ نے منشاء انتزاع محمدیّۃ تامہ اور مطلقہ کا بنایا ہے اُس چیز کی خوبی اور وہ چیز جملہ ماسوی اللہ سے احسن اور پسندیدہ ہوگی۔ یہان سے حدیث مین ہے انا املح واخی یوسف اصبح اور مواہب لدنیہ وغیرہ مین مشہور ہے کہ آپکے شعاع مبارک کے سامنے شعاع آفتاب مہتاب کا اسراج فی نصف النہار دیہ صحابہ مین دکھلائی دیتے تھے اور یہان سے ہے چنانچہ بدیہات سے ہے کہ سایۂ مبارک آپ کا نہ تھا اسلئے کہ منشاء سایہ کا بقاء اور غلبہ شعاع آفتاب اور کثافت بدن مایقع علیہ الشعاع ہے اور یہ سب یہان کالعدم ہین پس آپ جملہ ماسوی اللہ سے احسن ہوئے ورنہ لازم آویگا کہ ذات حقہ نے احسن کو چھوڑ کر آپ کو احسن جان لیا اور یہ مستلزم قبح ذات واجب مین ہے اور یہ محال ہے پس واضح ہوگیا کہ آپ جملہ ممکنات سے ابتداء انتہاء احسن اور منظور نظر ذات حقہ ہین اور بدیہات سے ہے کہ جو چیز کہ سب سے اعلی اور احسن ہو وہ متوجہ الیہ بالذات ہوتی ہے اور بقیہ محسنات متوجہ الیہ بالتبع یہان سے ہے آپ باجماع اُمت افضل الرسل ہین اور باجماع اہلسنت رسل البشر افضل رسل الملائکہ ہین اور وہ مجردات جملہ فلکیات عنصریات سے افضل ہین یہان سے ہی مضمون لولاک کا مسلمات ائمہ سیر سے ہے اور یہان سے ہی باعث ‍ ‍ ‍ ‍ن محبت حضرت ابوالبشر صلعم اور باعث شفاعت آپ کی آپ ہی ہوں۔ بہلا یہ بانین کیون نہ ہون کہ قرآن شریف مین آپکے لئے منصب ابوّت بحسب الرسالۃ کا ثابت فرمایا اور آپ کو اصول اور منشاء صدور چشمہ رسالت کا قرار دیا ہے چنانچہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ کا مفاد یہی ہے اور جب آپ انبیاء کرام کی اصل ہوئے تو سب ممکنات کے بھی ہوئے چنانچہ گذارش کیا گیا ہے پس جب آپ جملہ ماسوی اللہ سے احسن بھی ہوئے اور متوجہ الیہ بالذات اور اصل بھی ہوئے تو ضرور ہوا

کہ حقیقت آپکی نور محض جو کہ منشاء انتزاع حسن صرف اور پسندیدگی محض نظر اللہ تعالیٰ جمیع جہات سے
سے اور آپ متوجہ الیہ اور اصل الممکنات بھی ہین ورنہ لازم آویگا کہ متوجہ الیہ ذات حقہ کا غیر احسن بجمیع
جہات ہو اور یہ محال ہے۔ علیٰ ہذا حب لقب آپکا حبیب اللہ ہے اور ظاہر ہے کہ منشاء محبت خاص
محبت ذات حقہ کا حسن صرف جمیع جہات سے ہوگا پس حقیقت آپکی پسندیدگی صرف اور خوبی محض ہے
اور جملہ کائنات میں یہ امر بالتبع اور بالعرض ہے یہان سے ہی درمختار وغیرہ مین ہے وہ قطعہ زمین کہ جو کہ
جسد مبارک سے متصل ہے عرش عظیم سے افضل ہے اجماعاً۔ اور منشاء محبت کا توجہ الی المحبوب اور کونہ
متوجہ الیہ بالذات جملہ ممکنات سے ہے۔ اور ثمرہ توجہ جاعل حقیقی کا متوجہ الیہ کو مجعول بنانا ہے۔ پس آپ
اصل الممکنات اور حسن صرف اور نور محض ہوئے ورنہ لازم آویگا کہ ذات حقہ کمال علم سے خالی ہو اور یہہ
محال ہے۔ اس گذارش سے واضح ہوگیا کہ آپکے علم مبارک محمد صلعم اور لقب مبارک حبیب اللہ سے
صراحتاً یہ بات واضح ہے کہ آپ اصل الممکنات اور نور محض اور حسن صرف ہین۔ یہان سے اگر کسی صاحب کے
خیال شریف مین آوے کہ آپکے اصل الممکنات ہونیکا اگر یہہ معنی ہے کہ نور محمدی یعنی آپکی حقیقت
مقدسہ کو ایک کل بنایا گیا اور ذرات عالم علوی سفلی آپ کی اجزا ہین تو یہ بداہتہً باطل ہے اس لئے
کہ علیٰ ہذا آپ تو محمد صلعم مجموع جملہ موجودات علوی سفلی کا نام ہوگا پس ضرور تہا کہ تحقق حقیقت محمدی کا بعد
تحقق جملہ اجزاء کے ہوتا بکلیہ یہ بہی محال ہے کہ زمانیات بہی بوسطہ زمانہ غیر قار ہین اجتماع اونکا ایک وقت
آخر مین محال ہے۔ اور یا نام نفس مقدار متصل نوری کا قبل القسمۃ ہے اور بعد القسمۃ چونکہ مقدار کا فناء ہوتا
بدیہیات سے ہے پس تحقق حقیقت محمدیہ کا عالم مین محال تہا بلکہ ضرور تہا کہ ہر ایک ذرات عالمین سے پایہ
محمدی پر بہی ہوتا کہ اجزاء جوہر تام کے حکم کل مین ہی ہوتے ہین اور یہ بہی خلاف بداہتہ کے محال ہے اور
اگر یہہ معنی ہے کہ آپ تحقق کونین کے سبب ہین تو یہ بہی محال ہے اسلئے کہ سبب وہ ہے کہ جس کے تمام اجزاء ذاتیہ
وصفیہ تمام ہو جاوین تو وجود مسبب کا آوے پس ضرور تہا کہ وجود پر جود آپ کا قبل وجود الکونین ہوتا
اور یہہ خلاف واقع ہے پس واضح ہوگیا کہ آپکا اصل الممکنات ہونا محال ہے تو اسکے جواب مین ہم کئی طرح سے
کہہ سکتے ہین۔ اولاً یہ ہے کہ آپ کی اصالۃ بمعنی السبب ہے اور اطلاق سبب کا جیسے کہ نفس سبب پر

ہوتا ہے ویسے ہی علۃ غائیہ پر ہوتا ہے پس آپ باعتبار وجود علمی کے دونون کونون اور احی اور جسادی کیلئے مثل علۃ غائیہ کے تھے اور منشا تسمیہ اور عنوان کا مطلق النظر رہے خواہ علمی ہو ذاتی ہو خارجی ہو پس کتابت اسم محمد کی ساق عرش عظیم پر قبیل اول سے تھی اور جن روایات کتب سیر مین تجزیہ منقول ہوا ہے وہ محمول علے التاویل ہین۔ اکثر ناظرین ظواہر شریعت غرا کا علما متبحرین سے یہی قول ہے اور ظاہر ہے کہ یہہ قول حدیث مشہور معنوی اول ما خلق اللہ نوری کے برخلاف ہے کہ تخلیق وجود خالقی کو چاہتی ہے اور منطوق حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی برخلاف ہے چنانچہ مسند عبدالرزاق مین ہے

عن جابر قال قلت یا رسول الله صلعم اخبرنی عن اوّل شئ خلقه الله قبل الاشیاء قال نور نبیک من نوره فجعل ذلك النور یدور بالقدرة حیث شاء الحدیث اسلئے کہ علۃ غائیہ کیلئے وجود خارجی نہین ہوتا اور احادیث مین تقرر خارجی منصوص ہے اور ثانیا یہہ ہے کہ آپ کی اصالۃ کی مثال اصالۃ عناصر اربع کیسی ہے یعنی آپ کے قواے اور تجلیات خاصہ سے اشعہ لمعات ہر ایک ایک ٹکڑہ نور سے مثل انضمام صورت کے ساتھہ ہونیکے ایسی طرز سے منضم ہوی کہ ہر ایک کا قوام روحی پورا ہو گیا اور جوہر مجرد بنگیا۔ پس جیسے کہ وجود عنصریات سے عنصر مین کوئی نقصان کمی ظاہر نہین ہوتی چنانچہ آفتاب سے صدہا اشیاء عالم کا قوام ہے تو نور آفتاب مین کوئی کمی نہین ویسے ہی نور محمدی صلعم مین کچھہ نقصان لازم نہ آیا تھا۔ اور جیسے کہ معروف ہین جنیات ناری ہین اور آدمی خاکی ہین اور صورت اور سیرت خاک نار کی اور ہے جن انس کی اور ہے ویسے ہی آپ سب کا منشا ہین لوازم خواص صورت سیرت اور بقیہ ممکنات کے اور ہین۔ اور ثالثا یہہ ہے کہ آپ منظور نظر حق اور حبیب اللہ ہین پس جس چیز کو اللہ نے بنایا تو آپ کے لحاظ سے بنایا مثلاً عرش اور سورج چاند کو آپ کی پیشانی کے لحاظ سے اور ستارون اور رات اور بقیہ اشیاء ظلمانی کو آپ کے بالون کے لحاظ سے علی ہذا القیاس چونکہ آپ محبوب تھے پس ذات حقہ کو آپ کی ادائین طرزون کا تماشا اور اونہین کے نمونے بنانے پسند تھے پس جملہ ذرات عالم مین شعاعین اونہین طرزون کی ہی ظاہر فرما دیا اور یہی ہے قول بعض محققین کا۔ اور رابعاً یہہ ہے کہ آپ متوجہ الیہ اولاً و بالذات ہین اور بقیہ ممکنات ثانیاً بالتبع یا اسلئے

کہ وصف امکان حدوث مین چونکہ آپ کے ساتھ شریک ہین تو شراکت اس وصف کے لحاظ سے
وہ بھی متوجہ الیہ ہین - اور یا اسلئے کہ آپ حُسن صرف صرف ہین اور بقیہ ممکنات حسن فی الجملہ
اور خامسًا علیٰ ما فی بعض الروایات یہ ہے کہ نور آپ کا بعد التقوم بحر شیون صفات مین مدتًا غوطہ
زن رہا بعد خروج کے جو قطرات کہ آپ سے گرے اون سے جملہ ممکنات کا تکون ہوا - اور سادسًا یہہ ہے
کہ آپ کے لئے تقدم بالرتبہ ہے یعنی ذا..... حق سے کمال قرب ہے علیٰ ہذا پھر درجہ بدرجہ جملہ ممکنات کو
قرب ہے - علیٰ ہذا اور توجیہات بھی ہین مگر طویل ہین موضح اونکا افتا نہین کتب ہین - پس ثابت ہو گیا
کہ آپ اصل الموجودات اور اشرف الممکنات ہین اور یہہ امر فقط آپ کے اسم مبارک اور لقب مبارک سے
ہی ظاہر ہے حاجت دلائل کی نہین علیٰ ہذا آیہ کریمہ انّ اللہ وملئکتہ الآیۃ سے بھی یہی امر واضح
ہے مگر اوسکی تقریر کا یہان موقع نہین فقط واللہ اعلم

اور بدیہیات شرعیہ مسلمات عقلیہ سے ہے کہ عبد معبود حقیقی سے کمال بُعد اور پستی مین واقع ہے اور
بدون کسی وسیلہ کے وصول بلکہ توجہ طرفِ اُس حضرت قدس کے محال ہے یہان سے ہے شریعت کا نام
صراط مستقیم اور حبل المتین وغیرہ ہے کہ یہہ سب اشیاء اپنی ذات مین بجملہ اجزائہا آلات وصول ہین
چنانچہ رستہ اور حبل بجملہ اجزائہا اجزاء توسل ہین لہذا جملہ عبادات بدنیہ مالیہ مرکبہ یہ سب اپنی
حقیقت مین وسائل ہین اور ماہیتہ انکی توسل صرف ہی - یہان سے ہی شریعت غرا نے منشاء
حضور العبد اور منشاء حضور سوال العبد فی حضور اللہ تعالیٰ کلمات الٰہیہ مثل ثناء و قراۃ قرآن شریف
وغیرہ اور شعایر الٰہیہ مثل حجر اسود و ملتزم صفا مروہ عرفات وغیرہ اور درود شریف اور اعیان ابدان
مثل بدن مطہر رسول اللہ صلعم اور بدن اقدس عم رسول اللہ صلعم درحالت استسقا اور نلکی چاندیکی
جسمین بال مبارک آپ کے تہے اور صور حسنات جیسے کہ تین شخصون نے حبس غار مین وسیلہ کئی تہی
اور صور اسماء جیسے کہ درود شریف مین اور حدیث نابینا صحابی مین ہے بحق نبیک محمد صلعم
وغیرہ احادیث آثار مین ہے دستور العمل شرعیہ قرار دی ہین اور وہ شے کہ مظہر معنی توسل ہو خواہ حالت
ہو یا قول ہو یا حقیقۃ معنے توسل ہو خواہ اسی صیغہ سے یا لفظ بحق یا بحرمتہ یا بطفیل یا بواسطہ وغیرہ

سے ہو ابتداء مشروعیت مین سب یکسان ہین مگر بعض الفاظ ملحوق عوارضات خاصہ سے مثل
تشبہ بشعائر اہل بدع چنانچہ کلمہ بحق مین مثلاً موجب کراہتہ ہے چنانچہ مجیب صاحب نے تفصیل وار
ارشاد فرمادیا ہے پس واضح ہوگیا کہ جو کچھہ مجیب مصیب صاحب دام فیضہ نے تحریر فرمایا ہے وہی حق
مطابق شریعت ہے فالحق احق بالاتباع واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

کتبہ العبد الافقر الاحقر

عبدہ محمد محی الدین عفا اللہ عنہ دعز اسلافہ اجمعین الصدیقی الحنفی مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر

تحریر مولنا فاضل اجل عالم باعمل صوفی صافی جامع معقول ومنقول مولوی غلام قادر صاحب بھیروی
کتاب مواہب لدنیہ مین حدیث لکھی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ نے جناب حضرت رسول اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اول سب مخلوق سے خدا نے کس چیز کو پیدا کیا ہے حضرت سرور
کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا ان اللہ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ
ولما اراد اللہ تعالی ان یخلق الخلق قسم ذلک النور اربعۃ اجزاء فخلق من الجزء
الاول القلم ومن الثانی اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم النور الرابع اربعۃ
اجزاء الی اٰخرہ - اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے اول نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا اپنے نور سے پیدا کیا پھر اوس نور سے چار اجزا بنائے جزو اول سے قلم دوسری سے لوح تیسری
سے عرش پھر جزو چہارم کو چار اجزا بنائے جزو اول سے حاملان عرش دوم سے کرسی تیسری سے
باقی ملائکہ پھر جزو چہارم کو تقسیم کیا اُسکے بھی چار اجزا بنائے جزو اول سے سات آسمان دوم سے
سات زمین سوم سے سات جنت ونار پھر جزو چہارم کو چار اجزا پر تقسیم کیا جزو اول سے نور البصر
مومنین جزو دوم سے نور قلوب المومنین جزو سیوم سے نور انس مومنین جسکا نام توحید ہے یعنی
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور زرقانی نے لکھا ہے کہ اس حدیث مین نور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب مخلوق سے پہلے ہونا
ایک اعلی درجہ کا معجزہ ہے اور مراد مِنْ نُورِہٖ سے اضافت تشریفی ہے یعنی یہ اضافت کرنا

نور کو طرف اللہ کی صرف واسطے شرفت کے ہے کہ جس نور کو اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے اسکی عظمت عجیب تھی لہٰذا مِن نُورِہٖ فرمایا اور یہ اضافت علم نحو و بیان مین بیانیہ کہلاتی ہے اور من نورہ کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے آپ بلا واسطہ حضرت کے نور کو پیدا کیا ہے یہ معنی نہین کہ خدا تعالی کا نور ایک مادہ ہے جس سے ایک جزو کو نور نبی کریم صلعم بنایا بلکہ یہ معنے ہین کہ ارادہ ذات کا بلا واسطہ اس نور کے ایجاد کا ہوا اور کسی عالم نے یہ معنے کئے ہین کہ حضرت کے نور سے پہلے ایک نور خدا نے بنایا تھا اوس نور سے حضرت علیہ السلام کے نور کو پیدا کیا سو معنی خلاف مراد نصوص ہین کیونکہ اوس نور کی سبقت حضرت کے اوپر ہو جاتی ہے۔ اور زرقانی نے لکھا ہے کہ معنی اس حدیث کے کہ جب اللہ نے چاہا کہ خلقت کو پیدا کرے تو اوس نور مصطفےٰ کو چار جز بنایا۔ یہ ہین کہ اوس نور مین زیادتی چار جز کی فرمائی نہ یہ کہ اُس نور کے چار حصے کئے کیونکہ وہ نور جو اول تھا وہ بصورت ظاہری جسمی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اس نور مصور بصورت جسم ظاہری حضرت کو چہار اجزا بنایا بالکل غلط و ناجائز ہے پہر قلم و لوح وغیرہ حضرت کے نور سے اس طرح بنے کہ شعاع آفتاب کا پہیلتا ہے کہ چمکار اوسکا دور دور جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالی نے حضرت کے شعاع پر اور نور چار اجزاء بنایا جس سے لوح قلم اور عرش وغیرہ بنائے گئے فقط والسلام

الراقـــــــم
فقیر غلام قادر بہیروی ثم لاہوری

تقریظ جناب فیضمآب فاضل اجل عالم باعمل جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول حضرت مولینا و استاذنا مفتی غلام رسول صاحب امام مسجد محمد جان مرحوم جامع اول ادام اللہ فیوضہم

ومما ینبغی ان یعتقد وعلیہ یعتمد ان نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اوّل الموجودات ومبدء الکائنات وان نورہ نور الانوار وھو المراد بالتخلیق والایجاد وھو کالعلۃ الغایۃ لسلاسل العلل والمعالیل فھو الاول والآخر وھو الواسطۃ لافاضۃ کل باطن وظاھر کما دلت علیہ الاخبار وورد بہ الآثار وکذا یجوز بل یستحسن التوسل بہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حوائج الامور بای لغۃ وبای لفظ کان مما یدل علی ھذا المعنی سواء کان بعبارۃ بعینہ اوبلفظ یحقق ویحرم ومن اراد التبصرۃ فی ھاتین المسئلتین

فلیطالع الکتب الدینیہ بعد فیہا ما فیہ کفایۃ ؎

احقر عباد اللہ الغنی ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی نقشبندی مجددی عفی عنہ

جواب دوم از فاضل جلیل عالم نبیل واقف اسرار خفی و جلی کاشف رموز باطنی جناب فیضمآب حضرت مولٰنا و اولٰنا مولوی غلام محمد صاحب بگوی نقشبندی مجددی امام مسجد شاہی لاہور

تفسیر حسینی سورۃ مائدہ ص۱۲۵ مین یہ عبارت ہے آیۃ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ بدرستیکہ آمد بشما از نزدیک خدا روشنائی کہ دفع کنندہ ظلمت ضلالۃ ہست و کتابے روشن۔ گفتہ اند کہ نور حضرت رسالت پناہ ہست علیہ السلام و کتابی روشن قرآن مجید۔ در بحر الحقایق آوردہ کہ وجہ تسمیہ آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام بنور آنست کہ اول چیزیکہ حق تعالی بنور قدیم از ظلمت کدۂ عدم بوجود آوردہ نور بے صلی اللہ علیہ وسلم ہست کہ اول ما خلق اللہ نوری بعد از ان عالم را برائے ظہور نور و نور ظہور او موجود گردانیدہ و در نقد النصوص فی شرح نقش الفصوص مذکور ہست کہ اصل منشاء و معاد جملہ خلائق حضرت حقیقۃ الحقایق ہست و آن حقیقت محمدی و نور احمدی ہست علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ صورت حضرت واحدی احدیت جامع جملہ کمالات الٰہی و واضع میزان ہمہ مراتب اعتدالات ملکی و حیوانی و انسانی آنحضرت ہست علیہ السلام۔ عالم و عالمیان صوری اجزائے تفصیل او و آدم و آدمیان مسخر برائے تکمیل او والیہ الاشارہ بقولہ علیہ السلام انا سید ولد آدم و آدم و من دونہ تحت تخت لوائی۔

نظم

آنچہ اول شد پدید از جیب غیب ۔۔۔ بود نور جان او بے ہیچ ریب

بعد ازان آن نور مطلق زد علم ۔۔۔ گشت عرش و کرسی و لوح و قلم

یک علم از نور پاکش عالم ہست ۔۔۔ یک علم ذریتہ ہست و آدم ہست

نور او چون اصل موجودات بود ۔۔۔ ذات او چون معطی ہر ذات بود

واجب آمد دعوت ہر دو جہانش ۔۔۔ دعوت ذرات پیدا و نہانش

اور نیز اسی تفسیر سورۂ نور آیۃ اللہ نور السموٰت والارض کے ذیل مین یہ عبارت موجود ہے در روح الارواح آوردہ کہ آن نور محمدی ہست علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ مشکوٰۃ آدم باشد زجاجہ نوح

لہ مولانا صاحب مرحوم امرتسر سے گوجرانوالہ میں تشریف لائے

لہ جس وقت یہ احقاق تیار ہو گیا تھا اس وقت جناب مفتی شہید مرحوم اور جناب مولانا احمد بخش صاحب مرحوم حیات تھے۔

زیتونہ ابراہیم کہ نہ بہ یہودیت مایل است چہ یہود عرب را قبلہ ساختہ اند و نہ بہ نصرانیت چہ نصارالدوے بشرق آوردہ اند و مصباح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم است یا مشکوۃ سینۂ مشروح آنحضرت است علیہ الصلوۃ والسلام و زجاجہ دل صافی مطہر است و مصباح علم کامل و شجرہ خلق شامل او کہ نہ در جانب غلو و افراط است و نہ در جانب تقصیر و تفریط بلکہ بطریق اعتدال کہ خیر الامور اوسطہا واقع شدہ و صراط سواے عبارت ازان است۔ و در عین المعانی فرمودہ کہ نور محبت حبیب با نور خلت خلیل نور علی نور است **بیت**

پدر نور و پسر نور است مشہور ... از ینجا فہم کن نورٌ علیٰ نور

باقی نکات متعلقہ این آیت نور در جواہر التفسیر بہ بسطی لایق مذکور است و مسطور والی اللہ تصیر الامور فقط آیہ سابقہ مین نور کی تعبیر **تفسیر جلالین و عباسی** مین خاص ذات پاک آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھہ فرمائی ہے۔ تفسیر بیضاوی مین دو معنے ایک ذات ستودہ صفات آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام دوم قرآن کریم۔ اور تفسیر ابو مسعود اور مدارک اور کبیر مین بہی دو یا تین قول لکھہ کر حضرۃ کی ذات کو ترجیح دی ہے۔ اور کتاب معارج النبوت و دلایل الخیرات مین نور کو اسماء النبی مین ذکر کیا ہے اور یہہ بہی لکھا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کا ساتوین آسمان مین اسم مبارک نور اللہ سے مشہور ہین اور تفسیر کبیر مین آیت دوسری کی ذیل مین ایک جز کے نکات اور تحقیق اسم نور اور خلاصہ مشکوۃ الانوار کا جو کہ تصنیف امام غزالی علیہ الرحمہ ہے ذکر کیا ہے جسکو بوجہ طوالت ترک کیا گیا ہے۔ نور کا اطلاق بہت چیزون پر آیا ہے شمس و قمر علم و عمل و ہدایت و ایمان و قرآن و توراۃ و کتب سماویہ و وجود و ظہور باصرہ و بصیرت وغیرہ بلکہ کل وجودات و ظہورات کو نور کہہ سکتے ہین مگر اطلاق حقیقی ذات بحت پر ہے اور اسکے سوا مجازی اور اضافی ہے۔ چونکہ نور کے معنی ظہور ہے کیونکہ باعث ظہور اشیا ہے پس جو ظاہر بذاتہ و مظہر لغیرہ ہوگا اوس پر اطلاق حقیقت ہووے گا وہ حق سبحانہ ہے۔ بعد ازان اصل موجودات حقیقۃ الحقایق نور احمدی اور حقیقت محمدی علیہ السلام ہے۔ آنحضرت کے نور ہونے کی دلیل یہ ہے کہ وجود باجود مین سایہ نہ تہا اور بوجہ تمثیل مثل نورہ بموجب قول بعض مفسرین کے آنحضرت مراد ہین کیا نور ظہور اور ظہور نور آنحضرت معلوم ہوتے ہین اور کتاب دقایق الاخبار مصنفہ امام غزالی علیہ الرحمۃ

اور روضۃ الاحباب وغیرہ کتب اہلسنت وجماعت مین اسکا بیان مفصل ہے اور مدارج النبوۃ مین شیخ عبدالحق محدث نے اس مسئلہ کو لکھا ہے بجنسہ عبارت یہ ہے۔

بدانکہ اول مخلوقات وواسطہ صدور کائنات وواسطہ خلق عالم وآدم نور محمد علیہ الصلوۃ والسلام است چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اول ما خلق اللہ نوری۔ وسائر مکنونات علوی وسفلی ازان نور وازان جوہر پاک پیدا است از ارواح واشباح وعرش وکرسی ولوح وقلم وبہشت ودوزخ وملک وفلک وانس وجن وآسمان وزمین وبحار وجبال واشجار وسائر مخلوقات ودر کیفیت صدور این کثرت ازان وحدت وبروز وظہور مخلوقات ازان جوہر پاک عبارات ولغیرات غریب آوردہ اند وحدیث اول ما خلق اللہ العقل نزد محققین ومحدثین بصحت نرسیدہ وحدیث اول ما خلق اللہ القلم نیز گفتہ اند کہ بعد العرش والماء است کہ واقع شدہ است کان عرشہ علی الماء ودر بعض احادیث تصریح بدان واقع شدہ است وآمدہ است کہ خلق او پیشتر از عرش است اور آخر کتاب کہ مدارج النبوۃ کا تکملہ ہے جسمین نور احمدی اور حقیقت محمدی علیہ الصلواۃ والسلام بموجب بیان اہل کشف کے بیان کیا ہے من زاد شوقہ علی الاطلاع فلیطالعہ فقط طالب سند کو یہی کافی ہے اور منکر ومکابر کا کوئی علاج نہین ہے وکان الانسان اکثر شیء جدلا اللہم ارنا الحق حقا وارنا الباطل باطلا۔ فقط تمت

حررہ غلام محمد امام مسجد شاہی لاہور المعروف مولوی بگے والہ

جواب سیوم از افضل الفضلا آخر العلماء فقیہ زمان محدث دوران منبع فیض تاج الذاکرین مقبول زمن محبوب رب ذوالمنن مولانا مولوی احمد حسن صاحب کانپوری امام تحبیہم

الجواب ہو الموفق للصواب۔

کتب سیر[1] وغیرہ سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسالت مآب علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والتحیہ کا وجود مسعود نور الٰہی سے پیدا ہوا ہے اور دوسری موجود آپ کے نور سے جیسے کہ تاریخ حبیب اللہ کے اول مین اسکی تصریح موجود ہے اول ما خلق اللہ نوری اور ستارے چاند۔ سورج کرسی عرش سب آپکے نور سے۔ اور امام ربانی مجدد الف ثانی اپنے مکتوب مین فرماتے ہین اول ما خلق اللہ نوری

[1] چنانچہ علامہ ابو عبداللہ محمد بن ابی الفضل کتاب تحفۃ الاخیار و علامہ ابن حجر مکی تیمی کتاب اشرف الوسائل الی فہم الشمائل مین لکھتے ہین۔

وقال علیہ الصلوۃ والسلام خلقت من نور اللہ والمؤمنون من نوری اور ابریز[1] مطبوعہ مصر صفحہ ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۶ وغیرہ مین اس کی کیفیت پوری پوری مندرج ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔ ان اول ما خلق اللہ تعالیٰ نور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم خلق منہ القلم والحجب السبعین وملائکتہا ثم خلق اللوح ثم قبل کمالہا والنقا ذلک خلق العرش والارواح والجنۃ والبرزخ اما العرش فانہ خلقہ تعالیٰ من النور وخلق ذلک النور من نور المکرم وھو ای النور المکرم نور نبینا ومولانا وسیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وخلقہ ای العرش یاقوتۃ عظیمۃ لا یقاس قدرہا وعظمہا وخلق فی وسط ھذہ الیاقوتۃ جوھرۃ فصار مجموع الیاقوتۃ والجوھرۃ کبیفۃ بیاضہا ھو الیاقوتۃ وصغارہا ھو الجوھرۃ ثم ان اللہ تعالیٰ امد تلک الجوھرۃ وسقاھا بنورہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یخرق الیاقوتۃ ویسقی الجوھرۃ فسقاھا مرۃ ثم مرۃ ثم مرۃ الی ان انتھی الی سبع مرات فسالت الجوھرۃ باذن اللہ تعالیٰ فرجعت ماء فقط ایسی ہی سب چیزون کو ترتیب وار بیان کرتا گیا ہے کسی کی کیفیت پیدائش بہی بیان کی ہے اور کسی کو بلا کیفیت اگر کوی اسکی تفصیل دیکھنا چاہے تو ابریز کا ملاحظہ کرے۔ پس اس تفصیل سے یہہ بات بہی واضح ہوگئی کہ ہر ایک چیز سے مراد ماسوی اللہ ہے اور بعض احادیث مین جو آیا ہے اوّل ما خلق اللہ القلم واول ما خلق اللہ العقل اس اولیتہ سے مراد اضافی ہے نہ حقیقی۔

اور دعا مین بحق فلان نبی وولی کہنا کتب فقہ مین اسکو مکروہ لکہا ہے۔ فی در المختار وکرہ قولہ بحق رسلک وانبیائک واولیائک او بحق البیت لانہ لا حق للخلق علی الخالق تعالیٰ وھکذا فی الھدایۃ وعامۃ کتب الفقہیہ وھذا ھو المذھب وفی رد المحتار قولہ وکرہ بحق رسلک الخ ھذا لم یخالف فیہ ابو یوسف بخلاف مسئلۃ المتن کما افادہ الاتقانی وفی التاترخانیۃ وجاء فی الآثار ما دل علی الجواز قد یقال انہ لا حق لھم وجوباً علی اللہ تعالیٰ لکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ جعل لھم حقاً من فضلہ او یراد بالحق الحرمۃ والعظمۃ فیکون من باب الوسیلۃ وقد قال اللہ تعالیٰ

[1] یہ کتاب سنہ ۱۱۲۵ھ مین تیار ہوئی اور سنہ ۱۳۰۶ھ مصر مین چھپی اور علماء محققین کے نزدیک معتبر ہے۔

وابتغوا اليه الوسيلة وقد عمد من اداب الدعاء التوسل على ما في الحصن وجه
في رواية اللهم اني اسئلك بحق السائلين عليك وبحق ممشائين اليك الخ وفي
سيرة النبوة عن عمر ابن الخطاب قال قال عليه السلام لما اقترف ادم الخطيئة قال
يا رب اسئلك بحق محمد صلى الله عليه وسلم الى ان واذا سألتني
بحقه فقد غفرت لك الخ وفيه ايضا ناقلا عن الشفاء ان ادم عليه السلام لما اكل من الشجرة
قال اللهم بحق محمد اغفر خطيئتي وتقبل توبتي الخ پس ان آثار سے صاف جواز معلوم
ہوتا ہے لیکن فقہا باوجود اسکے[۱] فتوے نہیں دیتے فی رد المحتار ومجرد ایہام اللفظ
ما لا یجوز کاف فی المنع کما قدمناہ فلا یعارض خبر الاحاد فلذا واللہ اعلم اطلق
ائمتنا المنع علی ان ارادۃ ہذہ المعانی مع ہذا الایہام فیہا للاہتمام بغیر اللہ تعالی
وہو ما تم آخر تامل واللہ اعلم وعلمہ اتم ۔

کتبہ احسن احمد عفی عنہ

تقریظ جناب فیضمآب مولینا مولوی سید حافظ احمد علی صاحب فاضل بٹالوی حنفی چشتی[۲] دام فیضہ

حدیث اول ما خلق اللہ نوری کو شیخ محدث دہلوی نے مدارج میں صحیح کہا ہے اور یہہ جو بعضی
روایت میں ہے اول ما خلق اللہ العقل اور بعض میں ہے اول ما خلق اللہ القلم
تو تطبیق ان میں یوں ہے کہ ان تینوں کا اصل ایک ہی ہے یعنی اوس نور محمدی صلی اللہ علیہ
وسلم کی کئی شانیں اور حیثیتیں ہیں۔ اس حیثیت سے کہ وہ اپنی ذات اور مبدء اور تمام اشیاء کو تعقل
کرتا ہے بلفظ عقل تعبیر فرمایا۔ اور اس وجہ سے کہ تمام علوم کے نقش لوح محفوظ میں اوس کے
واسطہ سے ثبت ہوئے ہیں اس پر لفظ قلم کا اطلاق ہوا اور اس سبب سے کہ جمیع کمالات محمدی صلعم
اسی نور کے پرتو سے ہیں اس نور کو نور محمدی و نور نبوت فرمایا گیا ہے اور بطور توسل و شفاعت
بحق فلان دعا کرنا جائز ہے جیسا کہ مجیب نے تحریر فرمایا ہے وہو الحق والحق احق بالقبول

وانا المذنب العاصی

احمد علی بٹالوی ۱۲

[۱] اسکا جواب کافی طور پر صفحہ ۹ میں ملاحظہ فرمالیں ۱۲
[۲] حضرت مولانا مولوی صاحب اس وقت عالم حیات میں تھے ۱۲

تقریظ جناب منبع العلم والحکم مصباح الظلم صاحب الورع والتقوی جناب مولانا مولوی مفتی غلام مصطفی صاحب حنفی نقشبندی مجددی دام ظلالهم علی المومنین امرتسری

اعلم ان النبی صلی الله علیه وسلم خلق من نور الله تعالی کما ورد فی الاحادیث لا بمعنی
ان نور الله عز وجل انقسم وتجزی ولا بمعنی ان الله تعالی تشکل بالتشکل النبوی
کیف وهو باطل عقلاً ونقلاً بل بان الاضافة النور تشریفیة وهذا کما یقال
عیسی روح الله والکعبة بیت الله ویحتمل ان یکون هذه الاضافة لعدم الواسطة
بین الخالق والنور المخلوق ولهذا یقال لعیسی کلمة الله ویحتمل ان یکون مثل
هذه الاحادیث من المتشابهات ونفی شیء وهو انه ورد فی بعض الاحادیث
اول ما خلق الله نوری وفی بعض اول ما خلق الله العقل ولهذا فکیف التطبیق اقول
کما قیل ان الاولیة لنوره صلی الله علیه وسلم حقیقیة ولغیره اضافیة وبالجملة ان نور
النبی صلی الله علیه وسلم کیف ما کان مخلوق من نور الله عز وجل ولا شک فیه واما التوسل
بلفظ بحق فهو جائز کما روی ابن ماجه بسند صحیح عن ابی سعید الخدری قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من خرج من بیته الی الصلوة فقال اللهم انی اسئلک
بحق السائلین علیک الحدیث وذکر هذا الحدیث حلال السیوطی وکثیر من الائمة
واما ما قاله صاحب التنویر والدر ان التوسل بلفظ بحق مکروه فقیل هذا اذا لم
یرو عن النبی صلی الله علیه وسلم کما یدل علیه ما فی التاتارخانیة وجاء فی الآثار ما دل
علی الجواز ـ رد المحتار وقال فی رد المحتار تحت قول الماتن لانه لا حق لهم علی الله سبحانه
لکن الله تعالی جعل لهم حقا من فضله الخ وهذا ثابت بما قال الله تعالی وما من دابة
فی الارض الا علی الله رزقها الآیة فقط

وانا الراجی الی رحمة الله الاعلی

ابو الحسن **غلام مصطفی** الحنفی الامرتسری غفر الله له ولوالدیه

تقریظ جناب معدن الجود والاحسان معدن الخیر والفیضان حضرت مولوی عبد العزیز[1] صاحب حنفی امرتسری دام فیضانہ

بر ارباب ضمائر و اصحاب بصائر پوشیدہ نماند کہ در مدارج النبوۃ و دیگر اہل سیر معتبر آوردہ کہ چہار حدیث درمیان محدثان شہرتے یافتہ ہر یک صاحب بآنست کہ اول مخلوقات یکی ازان چہار چیز باشد مثل یک جا میفرمایند اول ما خلق اللہ نوری وجاے دیگر میفرماید اول ما خلق اللہ العقل جاے دیگر میفرماید اول ما خلق اللہ القلم وہر یکے ازین حدیث دلالت میکند کہ اول اشیاء یکی ازینہا بودہ است وصورت تناقض مینماید زیرا کہ مرتبہ اولیت جز یک رانتوانند بود وتوفیق میان احادیث بر تقدیر صحت آنہا راجع بحثید تاویل است تاویلیکہ بران رفتہ اند آنست کہ اول حقیقی نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم است واولیت روح وقلم وعقل اضافی است یعنی اول مخلوق از ارواح روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم واول مجردات عقل واول از اجسام قلم واللہ اعلم بالصواب۔ پس توسل بآنحضرت ثابت است ودران شک وشبہ نیست

نمقہ فقیر عبد العزیز تلمیذ مولینا مولوی غلام رسول الحنفی النقشبندی ادام اللہ فیوضہم

تقریظ جناب مولانا مولوی احمد بخش صاحب حنفی واعظ جامع ومدرس مدرسہ اسلامیہ امرتسر

ذکر نور سید المرسلین حبیب رب العالمین در بسیارے کتب احادیث بتمام طرق مذکور است کسانیکہ مس از اسفار احادیث وکتب سیر دارند از وشان ہرگز پوشیدہ نیست وتوسل بجاہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ثابت است ولاشک فیہ۔

انا ابو عبید اللہ احمد الواعظ فی جامع امرتسر صین عن الشر وجعلہ اللہ خیر المقر

وجود باجود سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم باعث تکوین موجودات است کما مستفاد من الحدیث البخاری الذی اوردہ المصنف فی الرسالۃ۔

مہر لطف اللہ موضع رتہ چھتر سکان شریف

نوٹ: یہ تقریظ تبرکاً درج کی گئی ہے ورنہ بحیثیت تقریظات کے مضمون سے خالی ہے کیونکہ یہ مضمون تقریظ نہ تو سائل کو تسلی بخش ہے اور نہ مجیب کی تردید یا تائید پر دال ہے۔ مولف

[1] یہ حضرت موصوف سال گذشتہ میں رحلت فرما گئے ہیں ۱۲

جواب اول از زبدة المحققین قدوة الناقدین علامہ جہان فاضل دوران جناب مولانا بالفضل اولنا حضرت امجد مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری ایدہ اللہ الی الابد

جاننا چاہیے کہ لغت مین نور روشنی کو کہتے ہین چنانچہ صراح مین ہے صحاح جوہری مین ہے النور ضیاء قاموس مین ہے النور بالضم الضوء ایا کان او شعاعہ و محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک تہا۔ تفسیر کبیر مین ہے کہ لغت مین نور کہتے ہین ایسی کیفیت کو جو آفتاب وچاند واگ سے زمین پر یا دیوار وغیرہ پر پڑتی ہے انتہی مگر لغت مین یہ معنی نہین پائے جاتے چنانچہ مصطلحات سید شریف مین ہے النور کیفیۃ تدرکہا الباصرۃ اولا وبواسطتہا سایر المبصرات اگر کہا جاوے کہ نور کیفیت ہی تو یہ نور حادث ہوتا ہے عام ازین کہ جسم کہا جاوے یا عرض اس قسم کے نور کا اطلاق ذات باریتعالی پر نہین ہو سکتا۔ اسمین شبہ نہین کہ خدا کی حقیقت ذات کا علم محال ہے کوئی دلیل اسپر قایم نہین ہو سکتی اور علما کا اسپر اتفاق ہے کہ خدا تعالی کی کوئی حد نہین ہے نہ اللہ تعالی کسی چیز سے مشابہ ہے نہ کوئی چیز اوس سے مشابہ ہے پہر ایسی چیز کی حد کیونکر ہو سکتی ہے اس صورت مین خدا کی ماہیت قرار دینا ہرگز جایز نہین تعالی اللہ عما یقولون علوا کبیرا شارع نے ذات باری مین تفکر سے منع فرمایا چونکہ نور کا حمل بالمواطاۃ ذات پر آیا ہے حق تعالی فرماتا ہے اللہ نور السمٰوات والارض تو اب نور کی ماہیت کی دریافت ناممکن ہے اور چونکہ نور کا اطلاق حوادث پر آتا ہی مفسرین نے اسکی تاویل بہت کچھہ فرمائی ہے

معالم مین ہے۔ قال ابن عباس ہادی اہل السمٰوات والارض وقال الضحاک منور السمٰوات والارض قال مجاہد مدبر الامور فی السمٰوات والارض وقال ابی بن کعب والحسن وابو العالیہ مزین السمٰوات والارض یعنے ابن عباس فرماتے ہین خدا ہدایت کرنیوالا آسمان والون زمین والون کا ہے اللہ کے نور سے یہ ہدایت ہوتی ہے اور لوگ گمراہی سے بچے رہتے ہین ضحاک کہتے ہین کہ خدا آسمان زمین کا روشن کرنیوالا ہے آسمان کا نور فرشتون سے ہے اور زمین کا نور پیغمبرون سے۔ مجاہد کہتے ہین کہ آسمان و زمین کے امورات کی تدبیر کرنیوالا ہے ابی ابن کعب وحسن وغیرہ کہتے ہین کہ آسمان زمین کا زینت دینے والا ہے آسمان کو آفتاب و ماہتاب

وستارون سے زینت دی اور زمین کو پیغمبرون اور عالمون سے زینت دی بعض کہتے ہین
کہ گہاس اور درختون سے۔ حق سبحانہ وتعالی فرماتے ہین مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ
یعنے خدا کے نور کی تشبیہ ایسی ہے جیسا طاق مین چراغ۔ معالم مین ہے قال سعید ابن جبیر
والضحاك هو محمد صلی الله علیه وسلم یعنے خدا کا نور محمد ہین صلے اللہ علیہ وسلم البتہ
اگر نور کے ایسے معنی لئے جاوین جو صفات باری کے شایان ہوں توکسی قسم کی تاویل کی ضرورت
نہ ہوگی۔ حضرت شیخ محی الدین بن عربی تفسیر مین لکہتے ہین النور هو الذي يظهر بذاته
وتظهر الاشياء به وهو مطلقا اسم من اسماء الله تعالى باعتبار شدة ظهوره
وظهور الاشياء به كما قيل ؎

خفي لافراط الظهور تعرضت ؎ لادراكه ابصار قوم اخافش

وحظ العيون الزرق من نور وجهه ؎ كشدة حظ العيون العوامش

ولما وجد بوجوده وظهر بظهوره كان نور السموت والارض اى مظهر السموات
الارواح وارض الاجساد وهو الوجود المطلق الذى وجد وحد به من الموجودات
والاضاءة یعنی نور ایسی چیز ہے جو اپنی ذات سی ظاہر ہو اور اس سے دوسری چیزین ظاہر ہون
چونکہ اللہ جلشانہ کا ظہور نہایت درجہ کو پہنچا ہے اور خدا سے دوسری چیزین ظاہر ہوئین اسلئے
اللہ جلشانہ کا نام نور ہوا اور جب اللہ کے وجود اور ظہور سے اور چیزون کا ظہور ہوا تو وہ نُوْرُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہوا یعنے سموات ارواح وارضی اجساد کا ظاہر کرنیوالا ہے اللہ اعظم
وجود مطلق ہے جسکے سبب سے موجودات روشنی پائے گی اصطلاح مین اللہ کو نور النور کہتے ہین
چنانچہ مصطلحات علامہ سید شریف سندھی مین ہے پس جب نور کے معنی معلوم ہوئے تو جاننا
چاہئے کہ نور آلہی سے نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوا اور کل چیزین نور محمدی سے پیدا
ہوئین اور لفظ کل سے مراد یہان پر کل جمعی ہے اسلئے کہ کوئی چیز ایسی نہین ہے جو نور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سے نہ پیدا ہوئی ہو کل جمعی مین سے کوئی فرد خارج نہین ہوتا البتہ مجموعی مین ہوتا ہے
لوامع انوار الكواكب الدري فى شرح همزية الامام البوصيري مین علامہ محمد ابن احمد
بنبس لکہتے ہین والكل الجمعي لا يخرج عنه فرد بخلاف المجموعي۔ اشرف الوسائل

الی فہم الشمایل مین علامہ ابن حجر مکی رح حدیث عبدالرزاق لکھی ہے وہ حدیث لکھتا ہون اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے تمام چیزون کے پہلے نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم پیدا کیا یہہ نور خدا کے نور سے پیدا ہوا اس نور کی یہہ کیفیت تہی کہ قدرت سے اللہ اعظم جہان چاہتا تہا دورہ کرتا تہا اوس وقت لوح وقلم وبہشت ودوزخ وفرشتے وآسمان وزمین چاند سورج جن وانسان کا نام ونشان تک نہ تہا جب اللہ نے چاہا کہ مخلوق بناوے تو اس نور کے چار ٹکڑے کئے جسکے پہلے ٹکڑے سے قلم بنایا دوسرے سے لوح تیسرے سے عرش چوتہے کو پہر چار ٹکڑے کئے پہلے سے حاملان عرش دوسرے سے کرسی تیسرے سے باقی فرشتے - چوتہے کے پہر چار ٹکڑے کئے جس کے پہلے سے نور بصر مومنان دوسرے سے نور معرفت قلوب اہل ایمان تیسرے سے نور انس چوتہے سے توحید یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - اس سے معلوم ہوا کہ جس قدر نور کی کمیت زیادہ رہی ویسی معظم چیزین بنین پہر جس قدر تجزی ہوتی گئی اسی لحاظ سے تخلیق اشیاء ہوتی گئی - اس امر مین شبہ نہین کہ تمام اشیا آپ کے نور سے پیدا ہوئین اگر نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم نہ ہوتا تو کوئی چیز عالم وجود مین نہ پائی جاتی ؎ لولاك یا احمد المحمود ماطلعت - شمس ولم یخرج الدنیا من العدم -

روی عبدالرزاق بسندہ عن جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہما قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابی انت وامی اخبرنی عن اول شئ خلقہ اللہ قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نورہ الحدیث علامہ ابو عبد اللہ محمد بن ابی الفضل فی کتاب تحفۃ الاخیار فی فضل الصلوۃ والسلام علی النبی المختار مین لکھا ہے -

ونختم الکتاب بحدیث غریب واثر عجیب رواہ ابن جبیر بسند متصل عن ابن عباس وابی عمرو بن سعید رضی اللہ عنہم یزید السامعین ایمانا وتیمم لہم اللہ سبحانہ عند ذکرہ فی ھذا النبی ایقانا قالوا رضی اللہ عنہم صلی بنا النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلوۃ الفجر فلما فرغ من صلاتہ اقبل بوجہہ الکریم علی اللہ الی الناس واسند ظہرہ الی المحراب فتلالأ وجہہ نورا شعشانیا فقال لہ ابن الخطاب یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما احسن وجہك واحلے

منطقك واصدق حديثك وارأف مؤدتك واعقلك والين عريكتك
واحسن بشاشتك وازين مخالطتك عند الله وعند الناس فقال النبي
صلی الله علیه وسلم یا عمر بن الخطاب اتدری من انا انا الذی اشتق الله سبحانه
اسمی من اسمه فالله محمود وانا محمد ولا فخر یا عمر اتدری من انا انا الذی
خلق الله عزوجل نوری اول کل شیء فسجد لله عزوجل فبقی فی سجوده سبع
مائة عام فاول شیء سجد لله عزوجل نوری ولا فخر یا عمر اتدری من انا
انا الذی خلق الله سبحانه نور الشمس من نوری والقمر من نوری ونور الابصار من
نوری والعقل الذی فی رؤسی الخلایق من نوری ونور المعرفت فی قلوب المومنین
من نوری الحدیث یعنی ابن عباس وغیرہ کہتے ہین کہ ہمارے ساتھہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے نماز پڑہی اور متوجہ ہوئے محراب کے ساتھہ پشت مبارک لگاکر اس وقت آپ کی
صورت پاک سے روشنی انوار چمکتی تہے حضرت عمر نے تعجب سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کا چہرہ بہت حسین ہے لہجہ آواز کیسا میٹھا ہے بات کیا راست ہے آپ کی مہربانی کسقدر
زیادہ ہے آپ کی طبیعت مبارک کیسی عمدہ سلیس ہے کیا اچھی تر ہے اپکی سیاست اور
خوشنما ہے آپکا میل جول خدا اور آدمیون کے نزدیک۔ آپنے فرمایا کہ اے عمر تم جانتے
ہو کہ مین کون ہون۔ مین وہ ہون کہ خدا نے اپنے نام سے میرا نام بنایا خدا کا نام محمود
میرا محمد ہے۔ اے عمر مین وہ ہون کہ خدا نے میرے نور کو سب سے پہلے پیدا کیا سات سو
برس تک سجدہ مین رہا۔ جس چیز نے خدا کو پہلے سجدہ کیا وہ میرا ہی نور تہا۔ اے عمر مین وہ ہون
کہ میرے نور سے خدا نے چاند سورج انکہون کی روشنی اور عقل جو خلق کے دماغون مین ہے
پیدا کی ہے نور معرفت جو اہل ایمان کے دلون مین ہے وہ میرے نور سے پیدا کیا۔ چنانچہ علامہ
نے لوامع الانوار الکوکب الدری مین اس حدیث کا تہوڑا حصہ متعلق نور کے بیان کیا ہے
اسمین بہی یہی الفاظ لکہے ہین یعنی یا عمر اتدری من انا انا الذی خلق الله اول کل شیء
نوری الحدیث۔ شیخ نورالدین علی الشبراملسی حاشیہ مواہب لدنیہ مین لکہتے ہین:۔
قال فی انوار المشکوٰة کلاما طویلا فی بدء خلقه صلی الله علیه وسلم ومنه انه روی

عن علی انہ قال لما اراد اللہ تعالیٰ ان یخلق العالم جعل یاخذ بید قدرتہ نوراً من نورہ وخلق منہ روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال وجعلها صورۃ روحانیۃ کھیئۃ فی الدنیا ثم قال سماہ حبیباً فی الازل الحدیث یعنی حضرت علی رضی اللہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب خدا نے عالم کی پیدائش کا ارادہ کیا تو دست قدرت سے اپنے نور سے لیا اوس سے آپ کی روح پیدا کی اور آپ کی صورت ایسی بنائی جیسی کہ دنیا مین تہی اور ازل مین آسکا نام حبیب رکہا اور اسمین اختلاف ہے کہ بعد وجود نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا نے کس چیز کو پیدا کیا۔ بعض کہتے ہین عرش پہلے پیدا ہوا بعض کہتے ہین پانی چنانچہ یہ ذکر مفصل علامہ ابن حجر مکی ہاتمی نے رسالہ اشرف الوسایل الی فہم الشمایل مین لکہا ہے اور قلم کی پیدایش کی اولیت حقیقی نہین بلکہ اضافی ہے چنانچہ لوامع الانوار الکوکب مین ہے ولا منافات بین ما تقدم وما روی من خلق القلم اول کل شیء لان الاولیۃ الحقیقۃ فی نور النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی غیرہ اضافیۃ الخ پس جب بات معلوم ہوئی تو جاننا چاہیئے کہ نور محمدی جو تمام مخلوقات کی اصل ہے ہمیشہ سراپردہ عظمت وجلال مین رہا جب صانع مطلق جل کبریا کو اوس کا اظہار منظور ہوا تو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام پیدا کئے گئے یہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بعد پیدایش آدم علیہ السلام کے ان کو سپرد ہوا یہ نور اون کی پیشانی پر چمکتا تہا اون کے بعد حضرت شیث علیہ السلام کی پیشانی اس نور سے منور تہی حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت شیث علیہ السلام سے وصیت کی کہ پاک بی بی کے رحم مین اس کو رکہیو پہر حضرت شیث نے اس پر عمل کیا اور وصیت نسلاً بعد نسلاً وبطناً بعد بطناً ہوتی آئی یہان تک کہ حضرت عبداللہ آپ کے والد رضی اللہ عنہ کی پیشانی مبارک اس نور سے منور ہوئی چنانچہ علامہ ابن حجر مکی اشرف الوسائل مین لکھتے ہین وورد لما خلق اللہ آدم جعل ذلک النور فی ظہرہ فکان یلمع فی جبینہ ولما توفی کان فی ولدہ شیث وصیہ فوصی ولدہ بما وصاہ بہ ابوہ ان لا یوضع ھذا النور الا فی المطہرات من النساء ولم تزل العمل بھذہ الوصیۃ الی ان وصل ذلک النور الی عبداللہ مطہراً من سفاح الجاھلیۃ اخبر صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فی عدۃ احادیث

تمت بالخیر و صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ ولنعم ما افادبہ ھذا المحقق النحریر فللہ درہ وضوعف اجرہ قالہ بفمہ ورقمہ ببنانہ **ابو مسلم محمد** المدعو بفرید الدین العلوی الحنفی القادری الکاکوری بعثہ اللہ یوم القیمۃ فی زمرۃ اتباع سید الاولین والآخرین محمد صلے اللہ علیہ وسلم الی یوم الدین۔ آمین۔

صرف اہل ایمان کو خوشخبری

اے حضرات اہل ایمان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ ہمیشہ شکوہ وشکایت ازروے تاسف کیا کرتے ہین کہ امرت سر مین دینیہ عربیہ مدرسہ ایسا کوئی نہین جس سے ہر ایک علم کی سند حاصل ہو اور عقاید کی صحت وتکمیل بھی ہوتی رہے اور آجکل جو یورپی تعلیم نے کم فہمون کو الحاد وزندقہ ولامذہبی کے کنوئین مین گرادیا ہے اوس کا بھی علاج کیا جاوے سو الحمد للہ کہ عرصہ دو ڈیڑہ سال سے آپ کی ہمت وامداد پر امرت سر مین ایک مجلس موسوم بہ **انجمن نعمانیہ** منعقد ہوگئی ہے جسمین ہر ایک علم عربیہ اسلامیہ کی تعلیم کا بندوبست کیا گیا ہے اور اعلیٰ اعلیٰ طالب علمون کے لئے ایک فاضل اجل جامع علوم مدرس بھی ملازم رکھا گیا ہے اور علاوہ ازین تعلیم القرآن کی شاخ بھی ساتھہ ہی جاری ہے جسمین دو معلم ملازم متعین ہین اور علاوہ ازین ایک اور مدرس کی تقرری کا ارادہ پختہ ہے۔ بعضے طالبعلمون کو وظیفہ بھی دیا جاتا ہے اور کسی قسم کی فیس یا داخلہ کسی سے نہین لیا جاتا ہے ہر ایک شخص کو بچے سے لیکر اعلیٰ طالب علم تک خالصاً للہ مفت تعلیم دی جاتی ہے اور دیگر اخراجات مثل کرایہ مکان وسقا وشاکروب وغیرہ انجمن مذکورہ کے ذمہ ہے۔ ماہواری خرچہ تخمیناً نوے (۹۰) روپے ہوتا ہے اور آمد کی صورت بجز ہمت اہل ایمان کے کوئی نہین لہذا بحیثیت خادم اسلام ہونے کے ملتمس ہون کہ آپ کی ہمت وغیرت ومحبت دکہانے کا یہی موقع ہے زبانی اور ظاہری تو حنفی بہت ہین لیکن اصلی اور دلی حنفی کا نشان رب کو معلوم ہوگا کیونکہ اس انجمن کے ساتہہ زیادہ دلچسپی حنفیون کو ہے۔ اور مقصد اس کا صرف تعلیم وتکمیل عقائد وترویج

علوم عربیہ دینیہ ہے۔ پس وہ کون ایماندار ہے جو اس کو دوست سمجھ کر مدد نہ دیوے۔

الغرض حضرات حنفیہ کثرہم اللہ تعالیٰ بالخصوص اہل امرت سر پر فرض ہے کہ اس مدرسہ دینیہ کی امداد مالی و قالی و خیالی و حالی ہر طرح سے کرین۔ آپ لوگ شادیون ماتمون۔ عیدون۔ میلون۔ بیماریون۔ مقدمات مین صدہا بلکہ ہزارہا روپیہ خرچ کرتے ہین تو کیا بات ہے کہ اخراجات دینوی کو مدنظر رکھہ کر محض اسمد بہی خرچ بقدر محبت و ہمت انجمن کو دیا کرین۔ میرے خیال مین آپ صاحبان جس قدر نذر و نیاز و ختمات وغیرہ مین خرچ کیا کرتے ہین وہی اس مدرسہ کو دیدیا کرین تو بہت ہی عمدہ ہو۔ اور خصوصًا رؤسائے امرتسر کو مخاطب کر کے عرض کیجاتی ہے کہ آپ صاحبان دنیاوی تعلیم کے واسطے ہزارہا بلکہ لاکہا روپیہ جمع کر کے مدارس اور کالجون پر خرچ کرتے ہین تو یہہ مدرسہ عربیہ دینیہ بہی صرف اشاعت علوم اسلامیہ کی غرض سے کہولا گیا ہے جسمین مساکین غربا۔ یتیم۔ مسافر۔ وغیرہ بلا فیس داخلہ پڑہتے ہین آپ بہی خالصًا للہ اس مدرسہ کو مقصد اہل ایمان و صلاح اہل اسلام سمجھ کر زکوۃ۔ صدقات۔ خیرات سے مدد کرین۔ کیونکہ جس قدر آپ دین کی مدد کرینگے اسیقدر خدا آپ کی مدد کریگا خدا آپ کو اور سبکو توفیق حسنات عنایت فرماوین۔ آمین۔ ملتمس مؤلف ہذا

گل دیگر شگفت

پنجابی زبان کے مشتاق بار بار کہتے تہے کہ کوئی تفسیر عمدہ پنجابی زبان کی ایسی ہوتی کہ جس سے اصول و فروع و عقائد و اعمال کی درستگی ہوتی۔ سو خدا کی اعانت نے یہہ رنگ و کہایا کہ مولوی نبی بخش صاحب نے ایک تفسیر نہایت عمدہ پنجابی زبان نظم مین تیار کی ہے جو کہ ہاتہون ہاتہہ فروخت ہو رہی ہے۔ جناب من اس تفسیر کا ڈہنگ ہی نرالا اور اسکی نظم عجیب اور نثر خاصی اور مضامین چیدہ اور طرز بیان عجوبہ اور رنگینی کا مذاق ہی اور ہے۔ ہمارا دعوی ہے کہ اس نہج پر آجتک کوئی تفسیر نہین چہپی۔ لوگون نے تفسیر محمدی تو دیکہی ہوگی مگر اس تفسیر نے اوسکو بہی پامال مات کر دیا ہے۔ اے مسلمانو! پنجابی تفسیر کے مشتاقو!! آؤ اور جلدی آؤ!!! خرید و یہہ و قیمت

غنیمت سمجھو پھر گیا وقت ہاتھہ آتا نہین - ہزارہا جلدین فروخت ہو گئین پیچھے افسوس نہ کرنا -
(مؤلف ہذا)
جلداول (۱۲؍) جلد دوم (۱۶؍) جلد سیوم (۱۶؍)
پتہ ملنے کا یہ ہے :- لاہور متصل دروازہ دہلی مولوی نبی بخش (حلوائی)

مہمان عظیم الشان

اے مسلمانون - اے غیرت مندو اے دین حق کے معاونو اے اسلام پر جان و مال اولاد نثار کرنے والو اب تو غیرت وحمیت دکھاؤ اب تو ہمت دکھاؤ کیا آپ کو معلوم نہین کہ ایک مہمان عظیم الشان آپ کے پاس آیا ہوا ہے اور آیا بھی کیون صرف اسلئے کہ تمکو خدا سے ملاوے اور ہر ایک مصیبت غم سے چھڑا کر ابدی راحت و آرام دلوا دیوے - وہ کون یعنی حضرت اسلام مقدس ہیں ایسے مہمان کیخدمت و تواضع کرنا کس خوش قسمت کا کام ہے اور اسکی خدمت سے محروم رہنا کمال درجہ کی بدنصیبی ہے - بندہ نے پہلے بھی بار بار عرض کیا ہے کہ چند رسائل تصنیف شدہ تیار ہین اگر کوئی باہمت باغیرت مسلمان اونکو چھپوا کر للہ تقسیم کرادے تو زہے اوسکے نصیب - آپ حضرات دنیاوی مہمانون بالخصوص شادیون غمیون - بیماریون دیگر حادثات مقدمات مین صدہا بلکہ ہزارہا روپیہ خرچ کرتے ہین صدہا دوائیون حکیموں پر صرف صدہا مقدمات پر خرچ صدہا ناچ ناٹک آتشبازی وغیرہ بدکامون پر خرچ کرتے ہین حالانکہ یہہ اخراجات بالکل نفسانی شیطانی ہین جن کے سبب انسانون کو عذاب دیا جاویگا اور اسلام کے احکام و اسرار کی تبلیغ و اشاعت بقدر توفیق وہمت ہر ایک پر (زبانی مالی - جانی علمی) فرض ہے - پس آپ صاحبان ضرور اور بالضرور اس اسلام کی خدمت کرین - اہل علم علم سے اور اہل دول مال سے - کیونکہ اشاعت و ابلاغ کی سر دست وہی صورتین ہین (علم سے یا مال سے) آپ خالصاً للہ ضرور خیرات - صدقات - زکوٰۃ وغیرہ کی مدات کو اسلام ہی سے پوچھہ کر خرچ کیا کرین تاکہ پورا ثواب ملے +

مؤلف رسالہ

بعض بیدین ابلیس خصلت دینی کتابین مفت لیکر بازار کے کافر ردی فروشون کے پاس روپیہ کی کتاب ایک آنہ پر محض طمع و نفسانیت سے بیچتے ہین جہان سخت بے حرمتی ہوتی ہے - حیف ہے اون کے ایمان پر +